رجسٹرڈ ایل نمبر

اِنَّ اللّٰہَ لَا یُغَیِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰی یُغَیِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِہِمْ

سلسلہ عالیہ احمدیہ کا سب سے پہلا اور مشہور و معروف اخبار ہر مہینے کی ۲ و ۶ و ۱۰ و ۱۴ و ۱۸ و ۲۲ و ۲۶ و ۳۰

تاریخ کو قادیان دارالامان سے شایع ہوتا ہے

الحکم

چہ گویم باتو گر آئی چہ او در قادیاں بینی | دو بینی شفا بینی غرض دار الامان بینی

(ایڈیٹر شیخ یعقوب علی تراب احمدی)

قیمت پیشگی سالانہ

۱۔ عوام سے صہ

۲۔ خواص و معاونین سے عہ

۳۔ ہندوستان سے باہر سے

۴۔ غیر مذاہب والوں سے ۱۲

۵۔ اپنی جماعت کے غیر مستطیع دس روپے سے کم آمدنی والے لوگوں سے ۱۲

نوٹ عصہ کا سالانہ اضافہ مندرجہ بالا قیمتوں میں ڈبل اشاعت کی وجہ سے کیا گیا ہے۔

نمبر اول | قادیان دارالامان مورخہ ۲ جنوری ۱۹۰۸ء مطابق ۲۷ ذیقعدہ ۱۳۲۵ھ | جلد ۱۲

نئے سال کے تمہیدی نوٹ

ناظرین و سرپرستان الحکم کو نیا سال مبارک ہو (آمین)

اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ اس نے محض اپنے فضل سے مجھے یہ موقعہ دیا کہ میں الحکم کی بارہویں جلد کا پہلا نمبر ترتیب کرنے کی توفیق پاتا ہوں۔ اس نمبر کے ساتھ بارہویں جلد کا آغاز ہوتا اور یہ اسی کا فضل اور محض فضل ہے جو اس نے مجھے اپنے مامور اور مقبول رسول اور نبیوں کے موعود مامور کے آخری سلسلہ کی اشاعت کے صیغہ میں قابل ناز موقعہ مجھے عطا فرمایا اور ایسے وقت اور ایسی حالت میں کہ کسی کے خیال اور وہم میں بھی اجرائے اخبار کا گذر نہ تھا میں اس سبقت پر جسقدر ناز کروں میرے لئے زیبا اور اس فضل کا جسقدر شکر کروں وہ کم ہے میں اس فخر کو ہمیشہ تحدیث بالنعمت کے طور پر بیان کرونگا جبتک زندہ ہوں اور میرے مرنے کے بعد سلسلہ عالیہ احمدیہ کی تاریخ کے اولیات کے حصہ میں وہ مورخ ذکر کریں گے جو اس بارِ عظیم کو اٹھائیں گے۔

گذشتہ گیارہ سالوں میں الحکم کے ذریعہ کیا کام ہوا یہ اگرچہ بہت دلاویز ہے مگر طویل ہے گیارہ سال کی کہانی چند منٹ میں سنا سکوں میرے لئے ناممکن نہیں تو محال ضرور ہے اور نہ اس وقت میں اسکی حاجت محسوس کرتا ہوں۔ اس کے دوسرے الفاظ میں یہ معنے ہوں گے کہ میں اپنی تعریف کروں۔ اسی بنا پر میں ہمیشہ ان خطوط اور تحریروں کو نظر انداز کر دیا کرتا ہوں جو الحکم کی خدمات کے اعتراف اور شکریہ میں آتی ہیں بہرحال جو کام اس نے کیا خدا کے فضل سے کیا اور آیندہ جو کریگا اسی کے فضل اور توفیق سے کریگا۔

الحکم آج جس پیمانہ پر شایع ہو رہا ہے اور اپنوں اور غیروں کی نظر میں جو عزت اور وقعت اس کے لئے ہے اسکو دیکھکر بے اختیار میرا سر اللہ تعالیٰ کے حضور جھک جاتا ہے اور جب الحکم کے پہلے نمبر میں اپنے پہلے آرٹیکل کو پڑھتا ہوں تو میرے دل میں الحمد اللہ کے لئے اور بھی جوش پیدا ہوتا ہے میں نہیں جانتا وہ کونسا وقت اور گھڑی تھی جب میں نے اس پہلے آرٹیکل کے عنوان پر یہ شعر لکھا

جب توکلت علے اللہ یہ آغاز کیا
پر نکل آئیں گے اور دیکھنا پرواز کیا

آج اسکی حالت پرواز مجھے جو مسرت دے رہی ہے دوسرے اس سے شاید لذت نہ اٹھا سکیں مگر یہ شعر اسوقت کی اور اسوقت کی حالت کا آئینہ ہے۔

سال گذشتہ میں خصوصیت کے ساتھ نئے سال کے تمہیدی نوٹ کے ضمن میں الحکم کی چھپائی کی مشکلات کو حل کرنے کے لئے ایک مشین کے منگوانیکا مصمم ارادہ ظاہر کیا گیا تھا چنانچہ ۱۰ جنوری ۱۹۰۷ء کے دوسرے صفحہ پر میں نے لکھا تھا کہ :- اس سال میں نے مصمم ارادہ کیا ہے کہ الحکم کو مشین پر چھاپنے کا انتظام کیا جاوے گاں اس کا پورا ہونا اللہ تعالیٰ کے فضل پر موقوف ہے۔

خدا تعالیٰ کا شکر اور اس کے فضل کا کرشمہ ہے کہ مجھے ایک مخلص بھائی کی مدد سے یہ توفیق ملی کہ قادیاں جیسے گاؤں میں مشین پریس قایم کرسکوں جو انشاء اللہ عنقریب سٹیم پریس ہوگا اور اردو اور انگریزی ہر قسم کی چھپائی کا کام کریگا۔ جیسا کہ گذشتہ سال کے نوٹ سے (جس کا حوالہ اوپر دیا ہے) ظاہر ہے فی الحقیقت یہ خدا تعالیٰ ہی کے فضل سے ہوا ہے مشین کے آجانیسے بہت سہولت ہوگئی ہے اور انشاء اللہ العزیز اور بھی سہولتیں ہو جاینگی اور قوم کے لئے اس مفید لٹریچر کا ایک ذخیرہ بہم پہونچانے کی سعی کیجاوے گی جسکی ضرورت ہے یہ بھی اللہ تعالیٰ ہی کے فضل پر موقوف ہے۔

سال رواں میں الحکم کی ترتیب میں کوئی اضافہ یا تجدید ہوگی یا نہیں میں کچھ نہیں کرسکتا یہ وقتی ضرورتوں پر منحصر ہے ہاں میں یہ ضرور کہونگا کہ الحکم کے مطمح نظر اور اس کا موضوع ہر پہلو سے اسلام اور مسلمان ہوگا۔ یہ بھی اللہ تعالیٰ ہی کی تائید اور توفیق پر منحصر ہے وما توفیقی الا باللہ العلی العظیم

یہ امر بھی موجب مسرت ہے اور سرپرستان الحکم کے لئے مزید راحت کا موجب ہو کہ بارہویں جلد ہفتہ میں دوبار کی ترقی سے شروع ہوتی ہے خدا کرے کہ یہ قوم اور ملک کے لئے مفید اور موجب برکات ہو اور اسمیں استقلال اور دوام کی قوت پیدا ہو۔

دعا بحضور رب العلی

اے خدا اے بندوں کے مالک کہ تیری قدرت کا زبردست ہاتھ ہر ایک کی گردن پر ہے۔ اے دروازہ ہائے رحمت کے کھولنے والے ہر طرح کے اسبابوں کے مہیا کر دینے والے ہمارے واسطے وہ سبب اور ایسا سامان مہیا فرما جو ہماری طاقت درخواست وطلب سے بڑھکر ہے۔

خدایا ہم کو خاص اپنے کام میں مشغول ہونے کی توفیق عنایت فرما کہ ہم تیرے ہی انصاف وداد سے تسلی یاب ہوں۔ تیری مخلوق سے کوئی تمنا اور آرزو ہم کو نہ رہے۔ ہمارا انس ومحبت اگر ہو تو تجھ سے ہو تیرے غیر سے تعلق خاطر ہمیں وبال جان ہو تیری تقدیر پر رضامندی ہماری خوشی ہو تیری طرف سے کسی زحمت وبلا کے آنے پر ہمیں صبر آجائے۔ صرف تیری ہی عطا پر ہم قناعت کرنے والے ہوں۔ اور تیری ہی نعمتوں کے شکر گذار محض تیری ہی یاد سے ہمیں لذت ملے اور تیری ہی سچی کتاب ہمارے لئے راحت وشادمانی کا باعث ہو۔ رات کی درمیانی حسنات گھڑیوں اور دن کے آغاز وانجام پر ہمیں تیری ہی ذات پاک کے ساتھ راز گوئی کی عزت حاصل ہو وہ دنیا جو تیری پاک یاد سے غافل کرنے والی ہو اس سے ہم کنارہ کش ہو جائیں۔

اور آخرت سے دوستی اور محبت کا لگاؤ پیدا ہو۔ تیری ملاقات کا شوق غالب ہو۔ تیری ہی جناب کیطرف ہر وقت متوجہ رہیں گویا کہ ہم ہر وقت موت کے لئے تیار بیٹھے ہیں۔ اور سمجھیں کہ یہ ہی ایک سچی راہ ہے جس راہ سے ہم نے تیرے حضور میں حاضر ہونا ہے۔

اے ہمارے پروردگار جو وعدے تو نے ہمارے حق میں اپنے پیارے رسولوں کی زبان پر فرمایا ہے وہ ہمیں عنایت فرما ہم کو روز قیامت کی رسوائی سے بچا بے شک تیری ذات سے ہرگز خلاف وعدہ نہیں ہوتا۔

الٰہی اپنی توفیق کو ہماری رفیق اور راہ راست کو ہمارا طریق مقرر فرما خداوندا ہمارے مقصدوں میں ہم کو تو کامیاب کر اور ہماری توبہ قبول کر کہ بے شک تو توبہ قبول کرنے والا مہربان تو ہی ہے

الٰہی ہماری صبح کا آغاز تیرے ہی نام پاک سے ہو اور اختتام شام پر بھی تیرا ہی نام پاک منہ سے نکلے تیرے ہی نام سے ہماری زندگی ہو اور تیرے ہی نام سے ہماری موت ہماری رجوع آخری تیری ہی جناب کیطرف ہو۔

خدایا۔ اپنے روئے مبارک کی لذت دیدار ہمیں عطا فرما اور اپنی ملاقات پاک کا ذوق وشوق ہمارے دلوں میں پیدا کر

بار آلہا۔ ہمیں سچ کو سچ کر دکھا اور اسی سچ کی تابعداری پر قایم رکھ۔ اور جھوٹ ہمیں جھوٹ ہی نظر آوے۔ اور اس سے ہمیشہ ہم کو نفرت اور پرہیز ہی حاصل رہے۔

الٰہی ہمیں ہر ایک چیز کی اصلیت اور حقیقت سے نگاہ کر دے اور ہم ایسی حالت میں موت نصیب کر کہ ہم تیرے فرمانبردار مسلمان ہوں اور ہم کو اپنے خاص نیک بندوں کی جماعت میں شامل فرما۔ ظالموں بے انصافوں کی بدی کو ہم سے دور کر۔ اور اپنے صادق ایمانداروں کی دعا میں ہم کو شریک کر۔ اپنی یاد کی غافلوں اور غفلت کی نیند میں سونے والوں کی نیند سے ہمیں جگا دے اور ہم کو اپنے پیارے برگزیدہ رسول کریم کی شفاعت سے بہرہ مند کر۔ اور اس حال میں کہ ہم تیری عطا کردہ سلامتی سے امن پانے والے ہوں۔ ہم کو بہشت میں داخل فرما۔ اپنے خالص پرہیزگاروں کی جماعت میں قیامت کے دن ہمیں اٹھا اور اپنے پناہ دینے والے آتش دوزخ سے ہم کو نجات دے۔

خداوندا۔ امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اپنی بخشش اور اپنا رحم نازل فرما۔

خداوندا۔ امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی خاص مدد اور نصرت عنایت فرما۔

خداوندا۔ امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بندے ہوئے کام کھولدے۔

خداوندا۔ امت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو توصلاحیت عطا کر۔

خداوندا۔ امت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کشادگی مرحمت فرما۔

خداوندا۔ امت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اس کے اقران وامثال پر عزت وبزرگی سے سرفراز کر۔

خداوندا۔ امت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے گناہوں خطاؤں لغزشوں سے درگذر کر۔

اے توبہ کرنے والوں کے سچے دوست ہماری توبہ قبول کر۔

اے۔ اے ڈرے ہوئے اور خوف زدہ ہوئے ہوؤں کے امان دینے والے ہم کو امن دے۔

اے۔ حیرت میں ٹکٹکی پھرنے والوں کے رہنما ہماری رہنمائی کر۔

اے۔ فریادیوں کے فریادرس ہماری فریاد کو پہنچ ناامیدوں کے امیدگاہ ہماری امیدوں کو منقطع نہ کر۔ اے گنہگاروں پر رحم کرنے والے ہم پر رحم کر خطاکاروں کے بخشنے والے ہماری خطا معاف کر۔ سب قسم کی بدیوں کو ہم سے دور فرما اور اپنے نیکوکار بندوں کے ساتھ ہمارا انجام بخیر کر۔

الٰہی۔ ہمارے گناہوں کو بخش۔ ہمارے عیبوں کی پردہ پوشی کر ہمارے سینے کو کھولدے۔ ہمارے دلوں کی نگہبانی کر ہمارے دلوں کو اپنی ہدایت کے نور سے روشنی فرما۔ ہمارے کاموں کو آسان کر ہمارے مراد وحاجات کو حصول کا درجہ عطا فرما۔

الٰہی۔ ہم کو بھی ہمارے والدین کو بھی ہمارے بزرگوں کو بھی اور ہمارے استادوں کو بھی ہمارے دوستوں اور آشناؤں کو بھی ہمارے خویشوں اور قرابتیوں کو بھی اور ان لوگوں کو بھی کہ جنکا حق ہم پر ہے اور جمیع امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو تو اپنے خاص رحم وکرم سے بخشدے۔

الٰہی کسی بدی سے جو ہم پر آنے والی ہو۔ ہم کو بچا لینا۔ عذاب دوزخ عذاب قبر اور قیامت کے دن کے عذاب سے ہم کو محفوظ رکھنا اور اپنے نیکوکاروں پرہیزگاروں کی جماعت میں ہم کو اٹھانا۔

الٰہی اپنے ذکر پاک کی عزت سے عنایتوں اور کرامتوں کے دروازے ہم پر کھولدیجئے اپنی عبادت اور اطاعت کی توفیق عنایت کر۔ آفتوں اور مصیبتوں سے ہماری حفاظت فرما۔ رزق حلال اور جمیع نیکیوں میں ہم کو برکت دے۔

اے فیاض سب بلاؤں اور بیماریوں سے ہم کو نگاہ رکھ سب خلقت کے برگزیدہ رسول صلعم اور اس کی آل واصحاب پر اپنی کامل رحمت نازل فرما۔

اے رحیم وکریم مولا۔ اے راست بازوں کے حامی اور حزب اللہ کے ناصر اسلام اور مسلمانوں کی تائید فرما اپنے امام حکم موعود کے ذریعہ۔

الٰہی درود اسلام نازل فرما۔ ہمارے سید مولا محمد پر کہ تیری رحمت کے نزول کو اولین وآخرین سب معلوم کریں۔

الٰہی۔ رحمت ودرود ہمارے اس سردار پر نازل کر کہ روز قیامت تک ملاء اعلیٰ والوں میں اسکا چرچہ رہے۔

الٰہی۔ الٰہی تیرے رحمت وانعام کا ظہور ہمارے سید مولا خیر خواہی آدم پر ہر وقت اور ہر زمان میں ہو۔

الٰہی۔ تیرے سب نبیوں پر اور کل رسولوں پر اور فرشتگان مقربین پر اور تیرے کل برگزیدہ نیکوکار بندوں پر اور سب تیرے فرمانبرداروں پر رحمت نازل ہو۔

اے سب رحم کرنے والوں سے بڑھکر رحم کرنے والے کل مہربانوں سے مہربان ہمکو بھی ایسے ہی نیکوکاروں کے ساتھ اپنی رحمت اور مہربانی میں شامل فرما۔ آمین۔

اطلاع

آج سے الحکم ہفتہ میں دوبار یا مہینہ میں اٹھ بار شائع ہوگا اور یہ انتظام فی الحال تین ماہ کے لئے امتحاناً رکھا گیا ہے ایک اشاعت اٹھ صفحہ کی اور دوسری اشتہارات سمیت ۱۰ صفحہ کی ہوگی۔ خاص ریڈنگ میٹر ۱۶ صفحہ سے ہفتہ وار انشاء اللہ کم نہ ہوگا قیمت میں صرف ... کا اضافہ کیا گیا ہے اور اگر یہ انتظام مستقل رہا اور قوم نے حوصلہ افزائی کی تو شروع اپریل میں اضافہ قیمت وصول کر لیا جاویگا۔ ورنہ تین ماہ کا اضافہ قیمت لیا جاویگا۔

مینیجر

عید اضحی کی تقریب پر احمدی مجموع کو اطلاع

یہ ذکر ایک سے زیادہ مرتبہ کیا گیا ہے کہ **سیالکوٹ** کی انجمن احمدیہ ہمارے سلسلہ میں ایک درفشان جماعت ہے اور جب کسی قومی معاملہ کے متعلق **نمونہ** پیش کرنے کی حاجت پڑتی ہے تو سیالکوٹ کی جماعت ہی کا نام لینا پڑتا ہے اور اسی امر میں مجھکو اور تمام ہی خواہان قوم اور بزرگان ملت کو خوشی ہوتی ہے۔ یہ ایک فضل ہے جو سیالکوٹ کی جماعت کو ملا ہے

ذالک فضل اللہ یوتیہ من یشاء

اسی جماعت نے عید فنڈ کی تحریک کی تھی اور یہ تحریک سالہا سال سے کام کر رہی ہے اور سیالکوٹ ہی کی جماعت کو یہ فخر ہے کہ **عید فنڈ** کی رقم سب سے زیادہ جمع کر کے بھیجتی رہی ہے۔ اب **عید اضحی** کی تقریب قریب ہے اس لئے قبل از وقت جماعت کو آگاہ کرنا ضروری ہے کہ اس موقعہ پر نہایت احتیاط اور کوشش سے کام کیا جاوے اور اگر ہر **فرد** ایک ایک روپیہ جیسا کہ مقرر کیا گیا ہے۔ اس فنڈ میں داخل کر دے تو ایک سال کے مدرسہ کے اخراجات صرف ایک **عید** کے تقریب پر جمع ہو سکتے ہیں۔ مگر یہ امر افسوس سے ظاہر کیا جاتا ہے کہ جیسا چاہیئے سعی نہیں کی جاتی۔ اس لئے میں احمدی انجمنوں کو توجہ دلاتا ہوں۔ کہ وہ اس موقعہ کو غنیمت سمجھیں اور جہاں تک ان سے ہو سکے اس فنڈ کی فراہمی کے لئے دل و جان سے کوشش کریں اور اگر زیادہ نہیں تو کم از کم **دس ہزار** روپیہ تو اس تقریب پر جمع ہو جانا چاہیئے۔ ہر ایک انجمن سے جس قدر رقم وصول ہوگی وہ اخبار میں انجمن کے اسماء چھاپ دینے کی کوشش کی جائے گی۔

عید فنڈ کے علاوہ **قربانی کی کھالوں** کو جمع کر کے ان کا روپیہ یہاں کے مساکین طلباء کی ضروریات کے لئے دیا جاوے ان رقوم کے لئے جو بہترین مصرف یہاں موجود ہیں دوسری جگہ نہیں۔ ان چھوٹی چھوٹی باتوں سے قوم کے بڑے بڑے کام ہو سکتے ہیں میں نہیں سمجھتا کہ وہ کونسے الفاظ لاؤں جن سے قوم کے دل متاثر ہو سکیں یہ خدا تعالے کا فضل ہے وہ جس دل کو چاہے قومی ضرورتوں کے احساس کیلئے برگزیدہ کرلے زمانہ آئیگا جب ان ضروریات کیلئے دست سوال دراز کرنیکی حاجت نہ ہوگی اس وقت لوگ چاہیں گے کہ انکا روپیہ کسی دینی خدمت کیلئے کام آئے مگر سلسلہ مستغنی ہوگا۔

پس آج وقت ہے کہ ہم اپنے مالوں سے سلسلہ کی خدمت کریں قوم کے بچوں کی تعلیم کا سوال بہت بڑا سوال ہے۔ اور اس پر تمہاری آئندہ نسلوں کی ترقی کا سوال وابستہ ہے اس لئے اسکول کی طرف توجہ کرو۔

میں پھر ایک بار کہتا ہوں کہ عید فنڈ پوری توجہ اور سعی سے وصول کیا جاوے اور قربانی کی کھالیں بھی احتیاط سے جمع کر کے انکا روپیہ مساکین فنڈ کے لئے بھیجا جاوے۔

مختصر اور ضروری نوٹ

سالانہ جلسہ کے اجمالی حالات بھی اگر لکھے جاویں تو انکے لئے کئی مضمونوں کی ضرورت ہے۔ علاوہ بریں سالانہ جلسہ کی تقریب کی وجہ سے مجھے اسقدر مصروفیت رہی کہ آخری دنوں میں۔ **نزلہ** اور **زکام** کے شدید حملہ کی وجہ سے میں بیمار رہا اور کوئی وقت مجھے لکھنے کے لئے نہ مل سکا۔ اور ساتھ ہی یہ بھی ضروری تھا کہ حضرت حجۃ اللہ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تقریریں جلد تر شائع ہو جائیں۔ اس لئے ان تقریروں کے بعد اجمالی حالات لکھونگا۔ کیونکہ وہ صرف سلسلہ کی تاریخ کا ایک جزو ہیں۔

احمدی انجمنوں کے قیام کا سلسلہ بہت مفید اور مبارک ہے۔ گذشتہ ایام جلسہ میں یہ تحریک ہوئی تھی اور خدا تعالیٰ کا شکر ہے۔ کہ سال ۱۹۰۷ء میں یہ سلسلہ باوجود ابتدائی تحریک ہونے کے موثر ثابت ہوا اور مختلف مقامات پر انجمنیں قائم ہو گئی ہیں اور ہو رہی ہیں جس قدر یہ سلسلہ وسیع اور مستحکم ہوگا اسیقدر قومی کاموں میں رسوخ اور استحکام پیدا ہوگا۔ امید کی جاتی ہے کہ احمدی احباب جہاں جہاں انجمنیں قائم نہیں ہوئی ہیں قائم کرنے کی کوشش کریں۔

یکم جنوری ۱۹۰۸ء سے جناب مرزا خدا بخش صاحب مولف عسل مصفی ضلع لاہور میں دورہ کرینگے۔ صدر انجمن احمدیہ نے اسی غرض کیلئے ان کو مامور کیا ہے۔ انکا کام ہوگا۔ کہ ضلع لاہور کے مختلف دیہات اور قصبات میں دورہ کر کے جہاں جہاں احمدی ہوں باضابطہ انجمنیں قائم کریں اور افراد سلسلہ عالیہ احمدیہ ضلع لاہور کی مکمل فہرست طیار کریں انہیں ضروریات قوم اور سلسلہ عالیہ احمدیہ کے مقاصد سے باخبر کریں۔ امید کیجاتی ہے۔ کہ جہاں جہاں مرزا صاحب جائیں گے وہاں کے احمدی احباب جو اپنی قوم میں اور اپنے قصبہ اور گاؤں میں رسوخ رکھتے ہیں ان قومی کاموں میں انہیں پوری مدد دیں گے۔

ضلع جالندہر کے لئے بنگہ کی انجمن احمدیہ صدر انجمن احمدیہ کی منظوری سے انجمن ضلع قرار دی گئی ہے۔ اور میاں رحمت اللہ صاحب اسکی سکرٹری مقرر ہوئے ہیں اور وہ ضلع جالندہر کے مختلف دیہات میں انجمنیں بنا رہے ہیں اس لئے ضلع جالندہر کے تمام احمدیوں کو ضروری ہے خصوصاً تحصیل **نکودر** اور تحصیل **جالندہر** اور تحصیل پھلور کے احمدیوں کو کہ وہ اپنی اپنی فہرست تیار کر کے انکو اطلاع دیں تاکہ وہ اس قومی کام کو سہولت سے کر سکیں

دار الامان کا ہفتہ

۱۔ اعلیٰ حضرت حجۃ اللہ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام آپکے اہل بیت اور جملہ متعلقین اللہ تعالےٰ کے فضل وکرم سے بعافیت ہیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ایک نہایت ہی ضروری اور مفید تصنیف میں مصروف ہیں۔

۲۔ بزرگان ملت کی صحت قوم کے لئے مژدہ راحت افزا ہے۔

۳۔ گذشتہ ہفتہ جلسہ سالانہ کیوجہ سے قادیان میں عجیب رونق اور برکات کا ہفتہ تھا مختلف مقامات اور مختلف طبقوں کے احمدی احباب جمع تھے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے دو پبلک تقریریں فرمائیں جو حقایق و معارف کا دریا ہیں۔ اور جس میں سے ایک تقریر کا حصہ آج کے اخبار میں درج ہوتا ہے۔

۴۔ نئی تالیفات اس ہفتہ میں دو تین شائع ہوئی ہیں ایک چکڑالوی فتنہ کے رد میں منشی محمد ظہیر الدین اسسٹنٹ ایڈیٹر الحکم نے نہایت محنت اور سعی سے لکھی ہے اسکی قیمت ۵؍ ہے دفتر الحکم سے ملتی ہے

اور ایک **مجموعہ فتاوی احمدیہ** مولوی **محمد فضل** صاحب چنگوی نے اخبار الحکم۔ بدر کے گذشتہ اور حال کے تمام فائلوں کی پڑتال کر کے اور ایسا ہی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب سے اخذ کر کے ترتیب دیکر تین جلدوں میں طیار کیا ہے انمیں تقریباً پانچسو مسایل ہیں اور یہ فتاوی جیسا کہ نام سے ظاہر ہے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی قلم سے نکلے ہوئے ہیں اور قریباً پچاس کے ایسے ہیں جو بزرگان ملت کے قلم سے نکلے ہیں پہلی جلد میں عبادات کے متعلق فتاوی درج ہیں یعنے نماز۔ روزہ۔ حج۔ زکوٰۃ وغیرہ کے متعلق دوسری جلد میں نکاح طلاق وغیرہ اور عام معاملات کے متعلق بحث ہے۔ تیسری جلد میں عقاید کا ذکر ہے فہرست مضامین بطور ضمیمہ الحکم کسی اگلی اشاعت میں ہی شایع ہوگی قیمت ہر سہ جلد عہ۲ مع محصول ڈاک ہے اور مولوی محمد فضل صاحب چنگوی سے چنگا بنگیال براہ گوجر خان ضلع راولپنڈی کے پتہ پر درخواست کرنے سے ملیگی۔

خدا تعالیٰ کی تازہ وحی

ایام جلسہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر یہ وحی نازل ہوئی۔

یا ایہا النبی اطعموا الجائع والمعتر

یعنے اے نبی بھوکوں اور سوالیوں کو کھانا کھلاؤ

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

سالانہ جلسہ پر حضرت امام ہمام علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تقریر بے نظیر۔

(مورخہ ۲۷ دسمبر ۱۹۰۷ء بروز جمعہ)

خدا کا شکر

دیکھو اول اللہ جلشانہ کا شکر ہے کہ آپ صاحبوں کے دلوں کو اس نے ہدایت دی اور باوجود اسبات کے کہ ہزاروں مولوی ہندوستان اور پنجاب کے تکذیب میں لگے رہے اور ہمیں دجال اور کافر کہتے رہے۔ آپ کو ہمارے سلسلہ میں داخل ہونیکا موقع دیا۔ یہ بھی اللہ

خدا کا معجزہ

جلشانہ کا بڑا معجزہ ہے کہ باوجود اس قدر تکذیب اور تکفیر کے اور ہمارے مخالفوں کی دن رات کی سر توڑ کوششوں کے یہ جماعت بڑھتی جاتی ہے میرے خیال میں اس وقت ہماری جماعت ۴ لاکھ سے بھی زیادہ ہوگی اور یہ بڑا معجزہ ہے۔ کہ ہمارے مخالف دن رات کوشش کر رہے ہیں اور جان کاہی سے طرح طرح کے منصوبے سوچ رہے ہیں اور سلسلہ کو بند کرنے کے لئے پورا زور لگا رہے ہیں۔ مگر خدا ہماری جماعت کو بڑھاتا جاتا ہے۔

خدا کی حکمت

جانتے ہو کہ اس میں کیا حکمت ہے؟ حکمت اس میں یہ ہے۔ کہ اللہ جلشانہ جسکو مبعوث کرتا ہے اور جو واقعی طور پر خدا کی طرف سے ہوتا ہے وہ روز بروز ترقی کرتا اور بڑھتا ہے اور اس کا سلسلہ دن بدن رونق پکڑتا جاتا ہے اور اس کے روکنے والا دن بدن تباہ اور ذلیل ہوتا جاتا ہے اور اس کے مخالف اور مکذب

مخالفین کی تباہی

آخرکار بڑی حسرت سے مرتے ہیں جیسا کہ تم دیکھتے ہو کہ ہماری مخالفت کرنے والے اور ہمارے سلسلہ کو روکنے والے بیسیوں مر چکے ہیں۔

خدا کے ارادہ کو جو درحقیقت اسکی طرف سے ہے کوئی بھی روک نہیں سکتا اور خواہ کوئی کتنی ہی کوششیں کرے اور ہزاروں منصوبے سوچے مگر جس سلسلہ کو خدا شروع کرتا ہے اور جسکو وہ بڑھانا چاہتا ہے۔ اس کو کوئی روک نہیں سکتا کیونکہ اگر ان کی کوششوں سے وہ سلسلہ رک جائے تو

خدا ہی سب پر غالب ہے

ماننا پڑیگا کہ روکنے والا خدا پر غالب آگیا۔ حالانکہ خدا پر کوئی غالب نہیں آسکتا۔

پھر ایک یہ معجزہ ہے کہ اُن لوگوں کی بابت جو ہزاروں لاکھوں ہمارے پاس آتے رہتے ہیں اللہ جلشانہ نے براہین احمدیہ میں پہلے ہی سے خبر دے رکھی تھی اور یہ وہ کتاب ہے جو عرب فارس انگلستان اور دیگر ممالک میں ۲۵ برس کا عرصہ گذرا شایع ہو چکی ہے

۲۵ برس پہلے کی اقتداری پیشگوئی

اس میں بہت سے اُسی زمانہ کے الہام بھی درج ہیں اور یہ ایک ایسی بدیہی بات ہے جس سے کوئی یہودی عیسائی مسلمان برہمو آریہ انکار نہیں کر سکتا۔ اور اس کتاب کا ہمارے اشد العداوۃ یعنی مولوی محمد حسین صاحب نے اُسی زمانہ میں ریویو بھی لکھا تھا۔ اور اسی کتاب براہین احمدیہ میں آنیوالی مخلوق کی صاف طور پر پیشگوئی درج ہے۔ اور یہ کوئی معمولی پیشگوئی نہیں بلکہ عظیم الشان پیشگوئی ہے اور وہ یہ ہے۔

الہامات الہیہ

یاتیک من کل فج عمیق۔ یاتون من کل فج عمیق۔ ینصرک اللہ من عندہ یرفع اللہ ذکرک ویتم نعمتہ علیک فی الدنیا والاخرۃ۔ صفحہ ۲۴۱ اذا جاء نصر اللہ والفتح وانتہی امر الزمان الینا الیس ھذا بالحق صفحہ ۲۴۰ وما کان اللہ لیترکک حتی یمیز الخبیث من الطیب صفحہ ۲۴۹ فحان ان تعان وتعرف بین الناس صفحہ ۲۴۹ انی ناصرک انی حافظک انی جاعلک للناس اماما صفحہ ۵۰۰

یہ اس کی عبارت ہے اور اس کا مطلب یہ ہے کہ گرچہ اس وقت تو اکیلا ہے مگر وہ زمانہ تجھپر آنیوالا ہے کہ تو تن تنہا نہیں ہوگا فوج در فوج لوگ دور دراز ملکوں سے تیرے پاس آئیں گے

مخلوق کا آنا اور انتظام مہمانان

اور آپ جانتے ہیں کہ جب اس قدر مخلوق آئے گی تو آخر ان کے کھانے کے واسطے بھی انتظام چاہیئے اس لئے فرمایا یاتیک من کل فج عمیق یعنی وہ لوگ تحفہ تحایف اور ہزاروں روپے تیرے لئے لے کر آوینگے۔ پھر خدا فرماتا ہے ولا تصعر لخلق اللہ ولا تسئم من الناس صفحہ ۲۴۲ یعنی کثرت سے مخلوق تیرے پاس آئیگی اس کثرت کو دیکھکر گھبرا نہ جانا اور ان کے ساتھ کج خلقی سے پیش نہ آنا۔ اس وقت جبکہ یہ الہام براہین احمدیہ میں شایع کئے گئے تھے۔

پیشگوئی کے وقت قادیان کی حالت

قادیان ایک غیر مشہور قصبہ تھا اور ایک جنگل کیطرح پڑا ہوا تھا کوئی اسے جانتا بھی نہ تھا اور اتنے لوگ جو یہاں بیٹھے ہیں کون کہہ سکتا ہے۔ کہ اُس وقت بھی اسکی یہی شہرت تھی۔ بلکہ تم میں سے تقریباً سب کے سب ہی اس گاؤں سے ناواقف تھے

اب بتلاؤ کہ خدا کے ارادہ کے بغیر آج سے پچیس چھبیس برس پیشتر آپنی تنہائی اور گمنامی کے زمانے میں کوئی کس

خدا کے بغیر کوئی ایسا دعویٰ نہیں کر سکتا

طرح دعوے کر سکتا ہے کہ مجھپر ایک زمانہ آنیوالا ہے جبکہ ہزارہا لوگ میرے پاس آئیں گے اور طرح طرح کے تحفہ اور تحایف میرے لئے لاوینگے اور میں دنیا بھر میں عزت کے ساتھ مشہور کیا جاؤنگا۔

دیکھو جتنے انبیا آج سے پہلے گذر چکے ہیں ان سے بہت سے معجزات تو نہیں ہوا کرتے تھے۔ بلکہ بعض کے پاس تو صرف ایک ہی معجزہ ہوتا تھا۔ اور جس معجزہ کا میں نے بیان کیا ہے یہ ایک ایسا عظیم الشان معجزہ ہے جو ہر

عظیم الشان معجزہ

ایک پہلو سے ثابت ہے اور اگر کوئی نراہٹ دھرم اور ضدی نہ ہو گیا ہو تو اسپر دعویٰ بھر ثبوت رہتا ہے تنگ میری اس تنہائی اور گمنامی کے زمانے کے یہاں کے ہندو بھی گواہ ہیں اور وہ بتا سکتے ہیں کہ میں اس وقت اکیلا تھا اور ارد گرد کے لوگ بھی مجھے نہ جانتے تھے ہاں اگر کوئی ہندو اس سے انکار کرے تو اس کو چاہیئے کہ میرے سامنے آکر جھوٹ بولے کہ اس وقت بھی اسی طرح سے لوگ آیا کرتے تھے اور اگر وہ کہیں کہ یہ اتفاقی بات ہے تو پھر

نظیر پیش کرو

کسی اور جگہ سے اس کی نظیر بتا دیں اور دنیا میں اس کا پتہ دیں کہ ایک شخص ۲۵ برس پہلے گمنامی کی حالت میں ہو اور اس وقت اس نے پیشگوئی کی ہو کہ میرے پاس فوج فوج لوگ آوینگے اور ہزارہا روپیوں کے مال و متاع اور تحفہ تحایف لے کر آوینگے اور مجھے خدا تعالیٰ کیطرف سے ہر طرح سے مدد دیا جاؤنگا۔ اور پھر اسی طرح سے وہ پیشگوئی پوری بھی ہو گئی ہو اگر یہ دکھا دیوینگے تو ہم مان لینگے۔ یونہی بہانہ جوئیاں تو ہم قبول نہیں کرینگے

بہانہ جوئی چھوڑو

کیونکہ اس طرح سے کسی نبی کا کوئی بھی معجزہ قبول نہیں کیا جا سکتا ان کو چاہیئے کہ کسی کذاب کی نظیر پیش کریں کہ اسنے پچیس برس پہلے اس طرح سے اقتداری پیشگوئی کی ہو اور پھر وہ پوری بھی ہو گئی ہو اگر یہ ایسا کر دیں تو ہم تیار ہیں کہ انہیں قبول کر لیں۔

اگر کوئی کہے کہ خبر خوابیں آیا ہی کرتی ہیں اور ان میں سے بعض پوری بھی ہوا ہی کرتی ہیں تو اس کا یہ جواب ہے کہ ان میں یہ قدرت اور نصرت کہاں ہوتی ہے اس طرح کی فتح اور مدد اور دشمنوں کا ادبار اور اپنا اقبال دشمنوں کی ذلت اور اپنی عزت یہ تو صرف انبیا کے ہی سپرد ہے دوسرے کا تو اس میں کچھ حصہ نہیں یہ تو خدا تعالیٰ کا فعل ہے۔ یہ خوابیں تو نہیں۔

براہین احمدیہ وہ کتاب ہے کہ جس کے کل مذہبوں والے گواہ ہیں اور ہر ایک ملک میں جس کی اشاعت ہو چکی ہے۔ اور یہاں کے ہندو بھی جس کے گواہ ہیں مثلاً ملاوامل اور شرمپت جو اسی قادیان کے رہنے والے ہیں وہ پہچان سکتے ہیں کہ یہی باتیں نہیں جو اس وقت لکھی گئی تھیں۔ اب دیکھو لو کہ کیا معجزات اس سے بڑھکر ہوتے ہیں یہی تو معجزہ ہے کہ پیشگوئی کے بعد ہندو آریہ عیسائی مسلمان نیچری وہابی اپنے بیگانے سب کے سب ہمارے دشمن ہو گئے تھے اور ایک

دنیا ہمارے مخالف ہوگئی تہی اور ہر طرح طرح کے فتوے لگائے گئے تھے ہمارے تباہ کرنے مین پورے زور لگائے گئے اور ایسی ایسی حد بندیان کی گئی تہین کہ جو ہمین سلام علیکم کہے وہ بہی کافر اور جو خوش خلق سے پیش آوے وہ بہی کافر اور ہمارے ساتہہ وہ وہ باتین کرینی روا رکہی گئین جن کو شریف نکل سن بہی نہین سکتے۔ راستون مین بیٹہہ بیٹہہ کر لوگون کو یہان آنے سے روکا گیا اور طرح طرح کی باتین پیش کر کے لوگون کو ورغلایا گیا۔ مگر آخر وہی ہوا جو خدا تعالے نے پہلے ہی سے فرمایا ہوا تہا۔ کہ لاکہون لوگ تیرے پاس آوین گے اور ہزار ہا روپے اور تحفہ تحایف لاوین گے اور پہر عجیب بات یہ ہے کہ ان کی مخالفت اور دشمنی کی بابت بہی خدا تعالے نے پہلے ہی سے اطلاع دی تہی۔ بلکہ اسی کتاب مین ایک یہ الہام ہی درج ہے

یعصمک اللہ من عندہ وان لم یعصمک الناس صفحہ ۵۱۱

یعنی اللہ تعالی تیری حفاظت کریگا اور شریرون کی شرارتون اور دشمنون کے منصوبون سے وہ خود تجہے محفوظ رکہیگا اور اگرچہ لوگ تیری حفاظت اور مدد نہ کرین گے مگر خدا ان سب الزامون اور بہتانون سے جو شریر لوگ تجہپر لگاوینگے تیرا معصوم ہونا ثابت کردے گا۔

عظیم الشان پیشگوئی

اب دیکہو یہ کیسی عظیم الشان پیشگوئی ہے جو پوری ہوئی۔ آخر سچائی کی جستجو کرنے والے کو ماننا پڑیگا اور جو بے ایمان ہے اس کا ہم کیا کرین۔ کیونکہ جو سچا ہی نہین اس کا مذہب بہی کچہہ نہین کتنا بڑا معجزہ ہے کہ سب مخالف پورا زور لگالین اور جو کچہہ کر سکین کرین۔ مگر ہم اپنے وعدون کو پورا کرین گے۔

لیکہرامی فیصلہ

ایسا ہی ایک پنڈت لیکہرام تہا۔ وہ قادیان مین آیا اور دو ماہ کے قریب یہان رہا۔ یہان کے لوگون نے اسے بہکایا اور میری مخالفت پر اُسے آمادہ کیا۔ آخر اس نے مباہلہ کے طور پر ایک دعا لکہی اور اس مین میرا نام اور اپنا نام لکہہ کر اپنے پرمیشر سے نہایت تضرع اور ابتہال کے ساتہہ پرارتہنا کی کہ ہم دونون مین سے جو جہوٹا ہے پرمیشر اسے ہلاک کرے اور اس مین یہ بہی لکہا ہے کہ وید سچے و ویدون کے رشی منی بہی سچے اور (نعوذ باللہ) ہمارے نبی کریم جہوٹے اور ہمارا قرآن شریف جہوٹا ہے۔ غرض اسی قسم کی باتین لکہکر اس نے اپنے پرمیشر سے فیصلہ چاہا اور بہت دعائین کین۔ بہترا چلایا اور بہت ناک رگڑی اور ہر چہہ برس کی پیشگوئی کی گئی۔ مگر وہ اپنی شوخی کے سبب سے ۵ برس مین ہی مرگیا اور مرا بہی اسی طرح جس طرح پیشگوئی مین لکہا تہا۔ یعنی عید کے دوسرے دن چہری سے قتل کیا گیا۔ غرض میرے پاس اس قدر نشان ہین کہ ان کے بیان کرنے کے لئے وقت کافی نہین۔ میرے پاس تو یہی نشان کافی ہے کہ اتنے آدمی جو یہان آتے ہین ان مین سے ہر ایک آدمی ایک ایک نشان ہے اور خدا تعالے نے اُن سب کی پہلے سے خبر

دے رکہی ہے اور یہ سب نصرتین اور تائیدین جو ہمارے شامل حال ہین اللہ تعالے نے پہلے ہی سے ان کا ہمارے ساتہہ وعدہ کر رکہا ہے لیکن جو جہوٹا اور مفتری

مفتری کو مدد نہیں ملتی

علی اللہ ہوتا ہے اس کو خدا کبہی نصرت نہین دیتا۔ بلکہ الٹا ہلاک کرتا ہے لیکن تم لوگ جانتے ہو کہ ہم پر طرح طرح کے جہوٹے الزام لگائے گئے۔ مقدمے کئے گئے۔ کچہریون مین ہمین بدنام اور بے عزت کرنے کی کوششین کی گئین قتل کے مقدمے دایر کئے گئے قتل کے مقدمہ مین ڈگلس صاحب ڈپٹی کمشنر گورداسپور نے جسکی پیشی مین یہ مقدمہ تہا۔ پوری طرح سے تحقیقات کر کے آخر مجہے کہا کہ مین آپ کو مبارکباد دیتا ہون کہ آپ بری ہین اور اگر آپ چاہین تو ان پر نالش کر کے سزا دلا سکتے ہین اب بتلاؤ اگر خدا ہمارے ساتہہ نہ ہوتا تو اس قسم کی فتح اور نصرت ہمین حاصل ہو سکتی تہی؟ اس خون کے مقدمہ مین مولوی محمد حسین نے بہی گواہی دی تہی لیکن مین نے پہلے ہی سے کہدیا تہا۔ کہ مین بری کیا جاؤن گا۔ اب بتلاؤ کہ ان مقدمون سے ان لوگون کو کیا حاصل ہوا بجز اس کے کہ ایک اور نشان ظاہر ہوگیا۔ یاد رکہو کہ ایک مفتری اور

مقدمات کا انجام

کذاب کا کام کبہی نہین چلتا اور اسکو خدا تعالے کیطرف سے مدد اور نصرت کبہی نصیب نہین ہوتی کیونکہ اگر مفتری کا کام بہی اسی طرح سے دن بدن ترقی کرتا جاوے تو پہر اس طرح سے خدا کے وجود مین ہی شک پڑجاوے اور خدا کی خدائی مین اندہیر پڑجاوے۔ جب سے دنیا پیدا ہوئی عادت اللہ اسی طرح پر ہے کہ جو سچے ہوتے ہین خدا تعالے انہین کی مدد کیا کرتا ہے۔ اور عادت اللہ اسی طرح سے ہے کہ ایک جہان ان کی مخالفت پر کمربستہ ہو جاتا ہے۔ اور جس

مسافر اور کتے

طرح سے کوئی مسافر چلتا ہے تو کتے اس کے اردگرد جمع ہو کر بہونکتے اور شور مچاتے ہین اسی طرح سے جو خدا کی طرف سے مامور ہو کر آتا ہے وہ چونکہ ان لوگون مین سے نہین ہوتا ہے اس لئے دوسرے لوگ کتون کی طرح اُسپر پڑتے ہین اور مخالفت کا شور مچاتے اور دکہہ دینے کی کوشش کرتے ہین لیکن آخر خدا تعالے ایک نظر مین ان سب کو ہلاک کر دیتا ہے۔

اب یہ بہی سن لو کہ وہ بڑا ہی خوش قسمت انسان ہے۔ جو اسلام جیسے پاک مذہب مین داخل ہے لیکن صرف زبان سے اسلام اسلام کہنے سے کچہہ نہین بنتا جب تک کہ سچے دل سے انسان اسپر کاربند نہ ہو جاوے اکثر لوگ اس قسم کے بہی ہوتے ہین جن کی نسبت قرآن شریف مین لکہا ہے۔

واذا لقوا الذین آمنوا قالوا آمنا واذا خلوا الی شیاطینہم قالوا انا معکم انما نحن مستہزؤن پ ۱ یعنی جب وہ مسلمانون

منافقون کا عمل درآمد

کے پاس جاتے ہین تو کہہ دیتے ہین کہ ہم مسلمانون ہین اور جب وہ دوسرون کے پاس جاتے ہین تو کہہ دیتے ہین کہ ہم تمہارے ساتہہ ہین اور یہ وہ لوگ ہوتے ہین جن کو قرآن شریف مین منافق کہا گیا ہے۔ اس لئے جب تک کوئی شخص پورے طور پر قرآن مجید پر عمل نہین کرتا تب تک وہ پورا پورا اسلام مین بہی داخل نہین ہوتا۔ قرآن مجید ایک ایسی پاک کتاب ہے جو اس وقت دنیا مین آئی تہی جب کہ بڑے بڑے فساد پہیلے ہوئے تہے اور بہت سی اعتقادی اور عملی غلطیان رائج ہوگئی تہین اور تقریباً سب کے سب لوگ بداعمالیون اور بدعقیدگیون مین گرفتار تہے۔ اسی کی طرف اللہ جلشانہ

قرآن کریم کے نزول کے وقت زمانہ کیحالت

قرآن مجید مین اشارہ فرماتا ہے۔

ظہر الفساد فی البر والبحر۔ یعنی تمام لوگ کیا اہل کتاب اور کیا دوسرے سب کے سب بدعقیدگیون مین مبتلا تہے اور دنیا مین فساد عظیم برپا تہا۔ غرض ایسے زمانہ مین خدا تعالے نے تمام عقاید باطلہ کی تردید کے لئے قرآن مجید جیسی کامل کتاب ہماری ہدایت کے لئے بہیجی جس مین کل مذاہب باطلہ کا رد موجود ہے اور خاص کر

سورۃ فاتحہ کی فضیلت

سورۃ فاتحہ مین جو پنجوقت ہر نماز کی ہر رکعت مین پڑہی جاتی ہے اشارہ کے طور پر کل عقاید کا ذکر ہے۔ جیسے فرمایا اللہ تعالے نے الحمد للہ رب العالمین۔ یعنی ساری خوبیان اس خدا کے لئے سزاوار ہین جو سارے جہانون کو پیدا کرنے والا ہے۔ الرحمن الرحیم اعمال کا بدلہ دینیوالا۔ مالک یوم الدین۔ جزا سزا کے دن کا مالک ان چار صفتون مین کل دنیا کے فرقون کا بیان کیا گیا ہے۔

آریہ صاحبان

بعض لوگ اس بات سے منکر ہین کہ خدا ہی تمام جہانون کا پیدا کرنے والا ہے۔ وہ کہتے ہین کہ جیو یعنی ارواح اور پرمانون یعنی ذرات خود بخود ہین اور جیسے پرمیشر آپ ہی آپ چلا آتا ہے ویسے ہی وہ بہی آپ ہی آپ چلے آتے ہین اور ارواح اور انکی کل طاقتین اور خواص جن پر دفترون کے دفتر لکہے گئے خود بخود ہین اور ذرات عالم اور ان کی تمام قوتین بہی خود بخود ہین اور باوجود اس کے کہ ان مین قوت اتصال اور قوت انفصال خود بخود پائی جاتی ہے۔ وہ آپس مین ملاپ کرنے کے لئے ایک پرمیشر کے محتاج ہین۔ غرض یہ وہ فرقہ ہے جس کی طرف اللہ تعالے نے رب العالمین کہہ کر اشارہ کیا ہے۔ دوسرا فرقہ وہ ہے

سناتن دہرم والے

جس کی طرف الرحمن کے لفظ مین اشارہ ہے اور یہ فرقہ سناتن دہرم والون کا ہے۔ گو وہ مانتے ہین کہ پرمیشر ہی سے سب کچہہ نکلا ہے مگر وہ کہتے ہین کہ خدا کا فضل کوئی چیز نہین وہ کرمون کا ہی پہل دیتا ہے۔ یہانتک کہ اگر کوئی مرد بنا ہے تو وہ بہی اپنے اعمال سے اور اگر کوئی عورت بنی ہے تو وہ بہی اپنے اعمال سے

اور اگر ضروری اشیاء حیوانات نباتات وغیرہ بنی ہیں تو وہ بھی اپنے اپنے کرموں کی وجہ سے۔ الغرض یہ لوگ اللہ تعالٰے کی صفت رحمان سے منکر ہے۔ وہ خدا جس نے زمین سورج چاند ستارے وغیرہ پیدا کئے اور ہوا پیدا کی تاکہ ہم سانس لے سکیں اور ایک دوسرے کی آواز سن سکیں اور روشنی کے لئے سورج چاند وغیرہ اشیاء پیدا کیں اور اسوقت پیدا کیں جب کہ ابھی سانس لینے والوں کا وجود اور نام ونشان بھی نہ تھا تو کیا کوئی کہہ

کرموں کا پہل

سکتا ہے کہ یہ سب کچھ ہمارے ہی اعمال کی وجہ سے پیدا کیا گیا ہے۔ کیا کوئی اپنے اعمال کا دم مار سکتا ہے۔ کیا کوئی دعوٰے کر سکتا ہے کہ یہ سورج چاند ستارے ہوا وغیرہ میرے اپنے عملوں کا پہل ہے غرض خدا کی صفت رحمانیت اس فرقہ کی تردید کرتی ہے۔ جو خدا کو بلا مبادلہ یعنی بغیر ہماری کسی محنت اور کوشش کے بعض اشیاء کے عنایت کرنیوالا نہیں مانتے۔ اسکے بعد خدا تعالٰے کی صفت الرحیم کا بیان ہے یعنی محنتوں کوششوں اور اعمال پر ثمرات حسنہ مترتب کرنے والا۔ یہ صفت اس فرقہ کو رد کرتی ہے جو اعمال کو بالکل لغو خیال کرتے ہیں اور کہہ دیتے ہیں۔ کہ

اعمال کی ضرورت

میاں نماز کیا تو روزے کیا اگر غفور الرحیم نے اپنا فضل کیا تو بہشت میں جائینگے نہیں تو جہنم میں۔ اور کبھی کبھی یہ لوگ اس قسم کی باتیں بھی کہہ دیا کرتے ہیں کہ میاں عبادتاں کر کے ولی تو ہم نے کچھ تھوڑا ہی بننا۔ کچھ کیتا کیتا نہ کیتا نہ سہی۔ غرض الرحیم کہہ کر خدا ایسے ہی لوگوں کا رد کرتا ہے اور بتاتا ہے کہ جو محنت کرتا ہے اور خدا کے عشق اور محبت میں محو ہو جاتا ہے۔ وہ دوسروں سے ممتاز اور خدا کا منظور نظر ہو جاتا ہے اور اللہ تعالٰی

مجاہدات کی ضرورت

ایسے شخص کی خود دستگیری کرتا ہے جیسے فرمایا والذین جاھدوا فینا لنھدینھم سبلنا۔ یعنی جو لوگ ہماری خاطر مجاہدات کرتے ہیں آخر ہم ان کو اپنا راستہ دکھا دیتے ہیں جتنے اولیا انبیا اور بزرگ لوگ گذرے ہیں۔ انہوں نے خدا کی راہ جب بڑے بڑے مجاہدات کئے تو آخر خدا نے آپنے دروازے ان پر کھول دیئے۔ لیکن وہ لوگ جو خدا تعالٰے کی اس صفت کو نہیں مانتے عموماً ان کا یہی مقولہ ہوتا ہے۔ کہ میاں ہماری کوششوں

نوشتہ تقدیر

میں کیا پڑا ہے۔ جو کچھ تقدیر میں پہلے روز سے لکھا ہے۔ وہ تو ہو کر رہے گا۔ ہماری محنتوں کی کوئی ضرورت نہیں جو ہونا ہے وہ آپ ہی ہو جائیگا۔ اور شاید چوروں اور ڈاکوؤں اور دیگر بدمعاشوں کا اندر ہی

جرائم پیشہ لوگوں کا مذہب

اندر یہی مذہب ہوتا ہوگا غرض یہ بات یاد رکھنی چاہئیے کہ خدا تعالٰے کے فعل دو قسم کے ہوتے ہیں ایک تو وہ ہیں جن میں اعمال کا کوئی دخل نہیں جیسے سورج چاند ہوا وغیرہ جو خدا تعالٰے نے بغیر ہمارے کسی عمل کے ہمارے وجود میں آنے سے بہی پیشتر اپنی قدرت کاملہ سے تیار کر رکھے ہیں اور دوسرے وہ ہیں جن میں اعمال کا دخل ہے۔ اور عابد زاہد اور پرہیزگار لوگ عبادت کرتے اور پہر اپنا اجر پاتے ہیں اب تین فرقوں کی بابت تو تم سن چکے ہو۔ یعنی ایک فرقہ تو

رب

وہ ہے کہ جو اللہ تعالٰے کو رب نہیں سمجھتا اور ذرہ ذرہ کو اس کا شریک ٹھہراتا ہے اور بتاتا ہے۔ کہ ارواح اور ذرات عالم کا پیدا کرنا اللہ تعالٰے کی طاقت سے باہر ہے اور جیسے خدا خود بخود ہے ویسے ہی وہ بہی خود بخود ہیں۔ اس لئے رب العالمین کہہ کر اس فرقہ کی تردید کی گئی ہے۔ دوسرا فرقہ وہ ہے جو سمجھتا ہے کہ خدا اپنے فضل سے کچھ نہیں دیتا۔ جو کچھ بہی ہمیں ملا ہے اور ملیگا۔

رحمٰن

وہ ہمارے اپنے کرموں کا پہل ہے اور ہوگا۔ اس لئے لفظ رحمٰن کے ساتھ اس کا رد کیا گیا ہے

رحیم

اور اس کے بعد الرحیم کہہ کر اس فرقہ کی تردید کی گئی ہے۔ اعمال کو غیر ضروری خیال کرتے ہیں اب ان تینوں فرقوں کا بیان کر کے فرمایا۔ یعنی جزا سزا کے دن کا مالک اور اس سے اُس گروہ کی تردید مطلوب ہے، جو کہ جزا سزا کا قائل نہیں۔ کیونکہ ایسا ایک فرقہ بہی دنیا میں موجود ہے۔ جو جزا سزا کا منکر ہے۔ جو لوگ خدا کو رحیم نہیں مانتے ان کو تو بے پرواہ بہی کہہ سکتے ہیں۔ مگر جو مالک یوم

مالک یوم الدین

الدین والی صفت کو نہیں مانتے وہ تو خدا کی ہستی سے ہی منکر ہوتے ہیں اور جب خدا کی ہستی ہی نہیں جانتے تو پہر جزا سزا کس طرح مانیں۔ غرض ان چار صفات کو بیان کر کے خدا فرماتا ہے کہ اے مسلمانو تم کہو کہ ایاک نعبد وایاک نستعین۔ یعنی اے چار صفتوں والے خدا ہم تیری ہی عبادت

عرش مخلوق نہیں

کرتے ہیں اور اس کام کے لئے مدد بہی تجہہ ہی سے چاہتے ہیں۔ اور یہ جو حدیث شریف میں آیا ہے کہ خدا تعالٰے کے عرش کو چار فرشتوں نے اُٹھایا ہوا ہے۔ اس کا مطلب بہی یہی ہے کہ اس کی ان چاروں صفات کا ظہور موجود ہے اور اگر یہ چار نہ ہوں۔ یا چاروں میں سے ایک نہ ہو تو پہر خدا کی خدائی میں نقص لازم آتا ہے اور بعض لوگ ناسمجھی سے عرش کو جو ایک مخلوق چیز مانتے ہیں تو وہ غلطی پر ہیں۔ ان کو سمجھنا چاہئیے کہ عرش کوئی ایسی چیز نہیں جسکو مخلوق کہہ سکیں وہ تو تقدس اور تنزہ کا ایک وراء الوراء مقام ہے۔ بعض لوگ خیال کرتے ہیں کہ جیسے ایک بادشاہ تخت پر بیٹھا ہوا ہوتا ہے۔ ویسے ہی خدا بہی عرش پر جلوہ گر ہے۔ جس سے لازم آتا ہے کہ محدود ہے۔ لیکن ان کو یاد رکھنا چاہئیے کہ قرآن مجید میں اس بات کا ذکر تک نہیں کہ عرش ایک تخت کی طرح ہے جس پر خدا بیٹھا ہے کیونکہ نعوذ باللہ اگر عرش سے مراد ایک تخت لیا جاوے جس پر خدا بیٹھا ہوا ہے۔ تو پہر ان آیات کا کیا ترجمہ کیا جاوے گا جہاں لکھا ہے۔ کہ خدا ہر ایک چیز پر محیط ہے۔ اور جہاں تین ہیں وہاں چوتھا ان کا خدا۔ اور جہاں چار ہیں وہاں پانچواں ان کا خدا۔ اور پہر لکھا ہے۔ ونحن اقرب الیہ من حبل الورید[26/16] اور وھو معکم این ما کنتم[27/4]۔ غرض اس بات کو اچھی طرح سے یاد رکھنا چاہئیے کہ کلام الٰہی میں استعارات بہت پائے جاتے ہیں چنانچہ ایک جگہ دل کو بہی عرش کہا گیا ہے

عرش ایک وراء الوراء مقام ہے

کیونکہ خدا کی تجلی بہی دل پر ہوتی ہے اور ایسا ہی عرش اس وراء الوراء مقام کو کہتے ہیں جہاں مخلوق کا نقطہ ختم ہو جاتا ہے۔ اہل علم اس بات کو جانتے ہیں کہ ایک تو تشبیہ ہوتی ہے اور ایک تنزیہ ہوتی ہے۔ مثلاً یہ بات کہ جہاں کہیں تم ہو وہ تمہارے ساتھ ہے اور جہاں پانچ ہوں وہاں چھٹا انکا خدا ہوتا ہے یہ ایک قسم کی تشبیہ ہے۔ جس سے دہوکا لگتا ہے کہ کیا خدا پہر محدود ہے؟ اس لئے اس دہوکہ کے دور کرنے کے لئے بطور جواب کے کہا گیا ہے کہ وہ تو عرش پر ہے۔ جہاں مخلوقات کا دائرہ ختم ہو جاتا ہے اور وہ کوئی اس قسم کا تخت نہیں ہے جو سونے چاندی وغیرہ کا بنا ہوا ہو۔ اور اس پر جواہرات وغیرہ جڑے ہوئے ہوں۔ بلکہ وہ تو ایک اعلٰی ارفع اور وراء الوراء مقام ہے۔ اور اس قسم کے استعارات قرآن مجید میں بکثرت پائے جاتے ہیں۔ جیسے فرمایا اللہ تعالٰی نے ومن کان فی ھٰذہٖ اعمٰی فھو فی الاخرۃ اعمٰی واضل

روحانی اندھے

سبیلا[15/18]۔ ظاہر تو اس کے معنی یہی ہیں کہ جو اس جگہ اندھے ہیں وہ آخرت کو بہی اندھے ہی رہیں گے۔ مگر یہ معنی کون قبول کریگا۔ جبکہ دوسری جگہ پر صاف طور پر لکھا ہے۔ کہ خواہ کوئی سوجاکھا ہو۔ خواہ اندھا جو ایمان اور اعمال صالحہ کے ساتھ جاویگا وہ تو بینا ہوگا۔ لیکن جو اس جگہ ایمانی روشنی سے بے نصیب رہیگا۔ اور خدا کی معرفت حاصل نہیں کرے گا۔ وہ آخر کو بہی اندھا ہی رہیگا

دنیا مزرعہ آخرت

کیونکہ یہ دنیا مزرعہ آخرت ہے۔ جو کچھ کوئی یہاں بوئے گا وہی کاٹے گا۔ اور جو اس جگہ سے بینائی لے جائیگا۔ وہی بینا ہوگا۔ پہر اس کے آگے خدا تعالٰے نے ایک دعا سکہلائی ہے کہ اھدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیھم۔ یعنی اے خدا کہ تو رب العالمین رحمٰن رحیم اور مالک یوم الدین ہے ہمیں وہ راہ دکھا جو ان لوگوں کی راہ ہے۔ جنپر تیرا بے انتہا فضل ہوا۔ اور تیرے بڑے بڑے انعام اکرام ہوئے۔

مومن کا فرض

مومن کو چاہئیے کہ ان چار صفات والے خدا کا صرف زبانی اقرار ہی نہ کرے بلکہ اپنی ایسی حالت بنا دے جس سے معلوم ہو کہ وہ صرف خدا کو ہی رب جانتا ہے۔ زید عمر کو نہیں جانتا۔ اور اس بات پر یقین رکہے کہ درحقیقت خدا ہی ایسا ہے۔ جو عملوں کی جزا سزا دیتا ہے۔ باقی آئندہ۔

مدغاسکر کے مسلمان

مدغاسکر ایک بہت بڑا جزیرہ براعظم افریقہ کے شرق میں ہے آج کل اس جزیرہ پر فرانسیسیون کی حکومت ہے۔ فرانس کا رسالہ "عالم اسلامی" لکھتا ہے کہ مدغاسکر میں بہت سے مسلمان موجود ہین جنہین سے مسلمان موجود ہین جن مین سے بعض عرب ہین اور بعض ہندوستانی کئی سو مسلمان ماجونکا مین آباد ہین۔ (۲۴۱) مسلمان تامانا ف مین اور (۱۲۳) مسلمان ویوکوسوارس ہین۔ اور بہت سے مسلمان جزیرہ کے ساحلی مقامات نوہبار۔ انالالافا۔ بایفاتانونا۔ اور موروناوافا مین پائے جاتے ہین۔ اکثر مسلمان سوداگری کرتے ہین۔ ان کی ایک مسجد بھی ہے۔ ہر سال وہ اپنے مذہبی اور دنیوی معاملات کے طے کرنے کے لئے اپنا ایک پیشوا انتخاب کرتے ہین۔ آجکل ان کا قومی سردار ایک دولتمند ورزی عیسی نامی ہے۔ وہ زمانہ حال کی ترقی کی باتون پر مائل ہین اور اپنے بچون کو تعلیم دیتے ہیں۔ تاماتاف کے مدرسہ مین (۹۰) طلباء داخل ہین جن مین سے (۲۰) طلباء مسلمان ہین۔ ماجونکا کے فرانسیسی مدرسہ مین بھی ایک گروہ مسلمان طلباء کا موجود ہے جنکو فرانسیسی مدرس تعلیم دیتا ہے۔ نوسی بک کے مدرسہ مین بھی ایک کلاس مسلمان طلباء کے لئے کھلنے والی ہے۔ تانانا ریو مین جنرل کلیانی نے جو انجمن مشرقی تحقیقات کی چند سال سے قایم کی ہے۔ اُسنے عربی زبان کی قلمی کتابین اور قرآن مجید کے خوشخط قلمی نسخے جوانیتورے۔ انتیز اکا۔ اتنانوزی (جو مشرقی ساحل پر واقع ہین) فازنکانکانا۔ اور فوہیانو وغیرہ مقامات مین کثرت سے پائے جاتے ہیں۔

جزیرہ ماریشس کے مسلمان

یہ جزیرہ مدغاسکر سے ۴۷۰ میل کے فاصلہ پر واقع ہے عالم اسلامی" لکھتا ہے کہ اس جزیرہ کے اکثر باشندے ہندوستانی مسلمان ہیں ۱۸۳۸ء سے مسلمانون نے اس جزیرہ مین آباد ہونا شروع کیا۔ یہ مسلمان کاشتکاری مین مشغول ہین۔ اور ان مین سے اکثر نیشکر کی کاشت کرتے ہین جو اس جزیرہ کی اہم پیداوار ہے۔ ان مسلمانون سے بہت دنون کے بعد سورت کے مسلمان اور میمن قوم کے لوگ یہان پہنچے اور انہون نے تجارت شروع کردی۔ اب اس جزیرہ کے ہر قصبہ مین یہ لوگ پھیلے ہوئے ہین۔ اور تجارت کے کام مین مشغول ہین شکر کی سوداگری بھی انہی کے ہاتھ مین ہے۔ یہ شکر ہندوستان کو بھیجتے ہیں اور اسکے عوض مین وہان سے غلہ اور کپڑا منگاتے ہین۔ کپڑے کا سب سے بڑا استجارتی کارخانہ ایک مسلمان کا ہے جس کا نام سید قادر ہے۔ اور سب سے بڑا زمیندار بھی ایک مسلمان ہی ہے جسکا نام سید غلام حسین ہے۔ سورت کے مسلمانون اور میمنون کے تین کارخانے شکر سازی کے بھی ہین۔ مگر شکر کی کاشت کا کام وہ بالکل نہین جانتے۔ ۱۹۰۱ء کی مردم شماری سے معلوم ہوا تھا۔ کہ اس جزیرہ مین ۴۱ ہزار مسلمان آباد ہین۔ انتظامی تقسیم کے لحاظ سے اس جزیرہ کے نو حصے ہین ہر حصے مین تین چار مسجدین مسلمانون کی موجود ہین۔ پورٹ لوئین جو جزیرہ کا دارالحکومت ہے مسلمانون نے ایک عالی شان مسجد بنائی ہے اور اس کے لئے بھی وقف کی آمدنی بھی بہت زیادہ ہے۔ اس مسجد کا امام مکہ یا مدینہ کا کوئی عالم شخص ہوتا ہے۔ اس جزیرہ مین مسلمانون نے کئی انجمنین بھی قایم کی ہین منجملہ ان کے ایک انجمن نہایت شاندار ہے جس کا پریسیڈنٹ بکر علی ہے اس عہدہ پر ہر سال نیا شخص اتفاق رائے سے مقرر کیا جاتا ہے۔ اس جزیرہ کے باشندے کریول زبان مین بات چیت کرتے ہین۔ جو فرانسیسی زبان کی بگڑی ہوئی شکل ہے۔ مگر انگریزی زبان یہان سرکاری زبان ہے۔ فرانسیسی زبان مین سال بھر سے ایک اخبار بھی مسلمانون نے نکالنا شروع کیا ہے جس کا نام "اسلام" ہے۔ اس مین مسلمانون کے قومی مذہبی تعلیمی اور ملکی معاملات پر بحث کی جاتی ہے

فرانس مین مسلمانون کی یادگارین

مصر کے فرانسیسی اخبار "ولیتدار ایجپسین" کو ایک فرانسیسی نامہ نگار لکھتا ہے کہ فرانس کے وسط مین بہت سے کاشتکار ہین جو اپنے رنگ اور خال وخط اور اخلاق وعادات کے لحاظ سے فرانسیسیون سے ممتاز ہین اور یہ سب عربون کی نسل سے ہین۔ ملک کی آب وہوا نے زبان کے سوا ان کی کسی چیز کو تبدیل نہین کیا ہے۔ اللہ کا لفظ اور بعض دیگر عربی الفاظ بھی ان زبانون مین جاری ہیں۔ فرانس کا نامور مورخ موسیو جیمو لکھتا ہے کہ اگر تم کسی کاشتکار کو دیکھو کہ اس کا بدن لاغر ہے چہرہ کی رنگت سانولی ہے نظر تیز ہے اور اس مین دلیری معمول سے زیادہ ہے تو یقین کرو کہ وہ عرب کی نسل سے ہے۔ موسیو فن تمیہ نے لکھا ہے کہ فرانس کے بعض کاشتکارون کو مین نے دیکھا ہے کہ وہ اب تک باب اسد وغیرہ عربی نام استعمال کرتے ہین تحقیقات سے معلوم ہوا کہ وہ ان فاتح عربون کی نسل سے ہین جنہون نے فرانس پر حملہ کیا تھا۔ اور ان کے پاس شجرہ نسب اب تک موجود ہے۔ وو سب اور یوچی کے فرانسیسی باشندون مین اب تک عربون کے کارنامون کا چرچا ہے ان کے نزدیک وہ تمام قلعے اور منہدم شدہ عمارتین جن پر تین سو برس سے زیادہ عرصہ گذر چکا ہے۔ عرب قدیم کی یادگارین ہین۔ فرانس کے مغرب اور وسط مین شہر دروازون اور نالون اور پانی کے نلون کے اب تک عربون کی نشانیان پائی جاتی ہیں۔ اور ان کے نامون مین بھی عربی نامون کی جھلک موجود ہے

عربون نے ساتوین صدی عیسوی مین گوکاسون مین قدم رکھا۔ الی حور۔ رودیج۔ جیفو۔ خان اور فلائی کو تخت وتاراج کیا۔ اور اپنی فوجین دریائے لوار اور دریائے گارون کی وادیون تک پھیلا دین۔ اس وقت ڈیوک ڈانٹون عربون کے ساتھ معرکہ رائی مین مشغول تھا۔ مگر چارلس مارٹل اسکی راہ مین حایل ہوا اور اُسنے عربون سے دوستی کر لی اور مسلمان سپہ سالار عثمان بن علی سے اپنی بیٹی کی شادی کردی۔ اس واقعہ کے بعد عثمان نے ارادہ کیا کہ وہ اندلس سے الگ ایک نئی سلطنت قایم کرے۔ اور خود مختار بن بیٹھے۔ اس خیال کے اظہار سے مسلمانون مین باہم نفاق پیدا ہوگیا انجام یہ ہوا کہ مسلمانون کی قوم نے فرانسیسیون کی قوم سے بواٹیہ کے میدان مین شکست پائی اس شکست کے بعد جو عرب فرانس مین باقی رہے ان کے ساتھ فرانسیسی باشندون نے کوئی ظالمانہ سلوک نہین کیا۔ بلکہ وہ ان کے دوست بن گئے اور ان کے ساتھ گھل مل گئے کیونکہ ان عربون مین نہایت شریفانہ جذبات تھے۔ فرانسیسیون نے عربون کی ہمسائگی کو کس قدر پسند کیا ہے۔ اس کا ثبوت اس امر سے ہوتا ہے۔ کہ فرانس کے بہت سے کاشتکار جو لکھنا پڑھنا بھی نہین جانتے اور نہ تاریخ سے آگاہ ہین۔ عربون کی شجاعت اور فیاضی کے قصے اور ان کے نمایان کارنامے نہایت لطف اور دلچسپی سے بیان کرتے ہین۔ کرنبلیا کے فرانسیسی باشندے آج تک اپنے تئین فرانسیسون سے الگ تھلگ جانتے ہین اور دیگر فرانسیسی کے باشندون کے ساتھ شادی بیاہ نہین کرتے ان کی زبان بھی فرانسیسی زبان سے جدا ہے کیونکہ اس مین عربی کے الفاظ کثرت سے شامل ہیں اور عجیب تر بات یہ ہے کہ وہ اپنی عورتون کو پردہ مین رکھنا پسند کرتے ہین باہر نہین نکلنے دیتے۔

۸۸۹ء مین عربون نے دوسری دفعہ فرانس پر حملہ کیا اور ان کی کشتیان سان تیروپیز کی بندرگاہ مین لنگر انداز ہوئین اور انہون نے کئی شہرون پر قبضہ کرلیا۔ اور ڈہائی سو برس تک ان کا قبضہ رہا۔ اس زمانہ مین افریقہ کے مسلمانون کے ساتھ ان کی تجارت جاری تھی۔ تاریخ ان مسلمانون کی فضیلتون اور خوبیون کو سنہری الفاظ مین نمایان کرتی ہے۔ اور بتاتی ہے کہ انہون نے فرانس مین آبپاشی کا طریقہ جاری کیا مختلف

قسم کے غلون کی زراعت فرانسیسیون کو سکہائی کوہ اپلیس پر مویشیون کے چرنے کے لئے گہاس کی کاشت کی عربون کے گہوڑون کی نسل فرانس مین پہیلائی ۔ چٹائیون کے بننے کا فن اولوسون مین جاری کیا ۔ چنانچہ کوزتین مین ان عرب کاریگرون کی نسل آج موجود ہے ۔ کشتیون کے بنانے کا فن بہی فرانسیسیو نے انہین سے سیکہا ہے ۔ غرضیکہ ان عربون نے اپنی بہت سی خوبیون اور اپنے بہت سے کمالات سے فرانس کے باشندون کو متمتع کیا جن کی داستان طویل ہے ۔

(علی گڈہ انسٹیٹیوٹ گزٹ)

ترکیب بند بتقریب جلسہ سالانہ

دارالامان قادیان

(جو ۲۹ دسمبر ۱۹۰۹ء کو منشی نواب خاں ثاقب مالیر کوٹلوی نے پڑہی)

عجب دلکش سماں ہے دوستو ماہ دسمبر میں — نظر آتے ہیں انوار خدا عالم کے منظر میں
یہ دور کامرانی ہے دلوں میں شادمانی ہے — سرور ایسا نہ پایا بزم صہبا دور ساغر میں
منور ہو گئے دل نور حق کی شمع روشن سے — چمک ایسی کہاں بدر منور مہر انور میں
کھنچے آتے ہیں دل یہ اثر جذب محبت کا — کشش ایسی نہیں دیکھی کمند زلف دلبر میں
بحمد اللہ کہ ہم مہر و وفا کا لطف اٹھاتے ہیں — مزے ملتے ہیں عشاق کو جو رستگر میں
خدا کا ہاں اسی کا یقیں بیٹھے دلوں میں ہے — رہے سودا گیسوئے بتاں عشاق سر میں
خدا کی یاد سے الفت بتوں کا نام نفرت سے — ہوئے سرشار ہم حب خدا حب پیمبر میں
خیال وہم کے بت کعبہ دل سے ہوئے باہر — وہ تاثیریں بھری ہیں نعرہ اللہ اکبر میں
صدائیں دعوت حق کی دلوں میں بیٹھتی جاتی ہیں — یہ اعجازی بیاں رہ رہ کے جو گھر کر جاتی ہیں پیمبر میں

مسیحا آمد و درد دل ما را مداوا کرد
بنفخ روح ایمان در دم اعجاز مسیحا کرد

پلائے ہیں تری تشنگی میں تیر در پر ہم — پلا دو ہمکو پیاسے ہیں اے ساقی کوثر ہم
تمنا ہے کہ پاک آلائشوں سے ہوں زبان و دل — ترے قلب مطہر کے اثر سے ہوں مطہر ہم
نہ ہو خوئے جفا ہم میں نہ ہو بوئے ریا ہم میں — محبت کے ہوں بندے اور رہیں الفت کے خوگر ہم
رہیں سب یکزباں ہو کر رہیں شیریں بیاں ہو کر — جسمیں ہو کر برادر ہم رہیں باہم شیر و شکر ہم
حکومت اک نئی آئے ہماری اقلیم دل پر ہو — خدا کے حکم کے بندے رہیں نے بندہ زر ہم
لباس نظم پہنا ہے تیری سچی باتوں نے — سخنور جنکو کہتے ہیں نہیں ایسے سخنور ہم
ہمیں کیا بخت ایسے کوئی دارا ہو سکندر ہو — تری مدحت گری ہی ہے تصدق کی سکندر ہم
نہیں آئے بیاں ہیں کوئی جو ہر آسمانی ہم — فقط تیری بانکی تیغ کی ہیں خاص جوہر ہم
سخندانی ہے باندی پہ کچھ نازش نہیں ہمکو — یہ کیا کم فخر حاصل ہے کہ ہیں تیرے ثناگر ہم

نیازے ہست بانو ثاقب فرخندہ اختر را
بمداحی تو نازے است اکبر را مضطر را

مسیحا ہم ہوئے زندہ تیری اعجاز بیانی سے — حیات نو ملی ہمکو تری شیریں بیانی سے
ہمارے درد کی دارو بنیں ہمدردیاں تیری — ہوا تو مہرباں ہم پر خدا کی مہربانی سے
تر و خشک جہاں پر ظلمتیں جب چھا گئیں آکر — جہاں روشن ہوا انوار وحی آسمانی سے
امڈ کر آئی ہم پر رحمت حق ہو گئے زندہ — نہیں ہم دیکھتے تھے ہاتھ اپنی زندگانی سے
دلوں میں جوش اٹھا یار باقی کی محبت کا — ہوئی اک سرد مہری یار فانی ارفانی سے
ہوئی یاجوج اور ماجوج پسپا تیری ہمت سے — کھنچی دیوار اسکندر تری جا جبقرانی سے
توہی انبار فارس سے ہوا مرد خدا پیدا — زبانیں کٹ گئیں عدا کی تیغ اسم باقی سے
جہاں سے اٹھ گیا تھا نور ایمانی ثریا پر — تو لایا کھینچ کر وہ نور اوج آسمانی سے
یقیں اعدا کو دیں کو کیوں نہیں آتا خدا جانے — خدا سب کو بچائے سوء ظن بدگمانی سے

مسیحا است گویم از خدائے آسماں ہستی
جہاں را از آسماں ہستی جہاں صاحب نشاں ہستی

دنیائے اسلام کی خبریں

(ماخوذ از الندوہ)

مدینہ منورہ ۔ سلطان روم نے مدینہ منورہ میں حرم نبوی کے لئے برقی روشنی کے انتظام کا حکم دیا ہے تازہ ڈاک سے معلوم ہوا کہ بہت جلد اس کا نفاذ ہونیوالا ہے ۔

مکہ مبارکہ ۔ مکہ معظمہ کے خطوط سے معلوم ہوا کہ اس سال مطوفین حجاج کو سخت پریشان کر رہے ہیں ۔ ہر حاجی کا فرض ہے کہ مطوف کو تین پونڈ نذرانہ دے ۔ بدنظمیوں کی زیادتی سے روز بروز حجاز ریلوے کی ضرورت واضح ہوتی جاتی ہے ۔

بغداد ۔ اہل بغداد آجکل سابق کے طویل خواب غفلت سے بیدار ہو رہے ہیں ۔ دولت عباسیہ کی عظیم الشان یونیورسٹی "مدرسۂ مستنصریہ" کے آثار بغداد میں اب بہی باقی ہیں لیکن تباہ و ویران ہیں ۔ سنتے ہیں بغدادیوں کو ادہر توجہ ہوئی ہے اور حکومت سے اس کے واگزار کرانے اور پہر تعلیم گاہ بنانے کی فکر میں ہیں ۔ زمانے کے بے درد ہاتہوں سے یہ یادگار خراب ہو رہی ہے اور خرابات تو نہیں مگر چونگی خانہ بنی ہوئی ہے ۔

عراق عرب ۔ تاریخ بتا رہی ہے کہ سابق میں عراق عرب علم و تمدن کا سرچشمہ تہا ۔ بصرہ و کوفہ لٹریچر کے صدر مقام تہے ۔ تمدن و تہذیب کے تذکرے میں حلہ، جبل نیل، سامرا، انبار کے نام آجاتے ہیں مگر اکثر کا نشان نہیں لہٰذا تعلیم نہایت محدود ہے اور حکومت نے جو مدرسے قائم کئے ہیں انمیں عربی کی تعلیم پر ترکی زبان کو مقدم رکہا گیا ہے ۔ الجوائب المصریۂ اخبار فرات کے حوالہ سے لکہتا ہے کہ بغداد ریلوے کیوجہ سے جرمنی عراق میں تجارتی اغراض کے لئے جرمن عنصر بڑہا رہا ہے اور تالیف قلوب کے لئے ایک عربی مدرسہ بہی قائم کرنا چاہتا ہے پیشگاہ سلطانی میں عنقریب درخواست پیش ہونیوالی ہے ۔

مصر ۔ جنگ اگر سیف و سنان کے علاوہ قلم و زبان سے بہی ہو سکتی ہے تو ہم کہہ سکتے ہیں کہ مصر میں جنگ احزاب برپا ہے ۔ حزب عربی میں گروہ و جماعت کو کہتے ہیں ۔ مصر میں کئی پارٹیاں ہیں ایک پارٹی کنسرویٹو ہے اور چونکہ اس کے ممبروں میں اکثر غیر ملکی ہیں لہٰذا اہل مصر اس کو "حزب الدخلاء" کہتے ہیں اس فرقہ کا صدر و کارکن فارس نمر اڈیٹر المقطم ہے ۔ لبرل پارٹیوں میں بڑی پارٹی مصطفیٰ کامل پاشا اڈیٹر اللواء کی ہے جس کا نام "الحزب الوطنی" ہے ایک پارٹی روسا و امراء کی قائم ہے جس کے مہتمم اڈیٹر الجریدہ ہیں ۔ اس پارٹی کا نام "حزب الامۃ" ہے ۔ آنریبل شیخ علی یوسف اڈیٹر المؤید ایک اور پارٹی قائم کرنے کی فکر میں ہیں جس کے لئے ایجپشین گزٹ امید ظاہر کرتا ہے کہ یہ سب سے اہم جماعت ہوگی ۔ ان تمام پارٹیوں میں سخت خصومت ہے اور گو اول الذکر کے علاوہ باقی جماعتوں میں اصولاً کوئی اختلاف نہیں مگر فروعی منازعات نہایت بڑہے ہوئے ہیں ۔

عربی زبان ۔ مسٹر آرنلڈ سابق پروفیسر مدرسۃ العلوم علی گڈہ عربی زبان کی تکمیل کے لئے مصر گئے ہیں مصری اخباروں نے پرجوش الفاظ میں ان کا خیر مقدم ادا کیا ہے ۔ ناظرین نے اخباروں میں پڑہا ہوگا کہ ہندوستان کے ایک ہندو ڈپٹی کمشنر بہی دو ماہ سے اسی شوق میں وہیں مقیم ہیں ۔ لیکن ابہی تک اس خصوص میں کسی مسلمان کا نام نظر نہ پڑا ہوگا !!! ۔ اس سال عربی کی تکمیل کا سرکاری جائزہ بہی جسکی مقدار پانچہزار روپیہ تہی ایک شریف ہندو کو ملا ہے ۔

شکاگو ۔ شکاگو یونیورسٹی کے لایق پروفیسروں نے سبط ابن الجوزی کی مشہور تاریخ "اخبار الزمان" کی جلدیں بڑے اہتمام سے چہاپی ہیں اور اب خاص مولف کے حالات و واقعات زندگی اور اسکی تالیف پر ریویو کرنے کے لئے ایک مستقل رسالہ لکہنے کی فکر میں ہیں ۔

ہنگری ۔ ہنگری کا مشہور مستشرق "گولڈ زیہر" جس نے مصر میں رہکر عربی پڑہی اور خاص جامع ازہر سے سند فضیلت حاصل کی "آداب العرب" کے عنوان پر ایک کتاب لکہ رہا ہے ۔ ابن جریر کی "اختلاف الفقہاء" اسی کی چہپوائی ہوئی ہے ۔ جامع ازہر کی نسبت سے وہ اپنے آپ کو ازہری لکہتا ہے ۔

حجۃ اللہ البالغہ ۔ حضرت شاہ ولی اللہ صاحب دہلوی علم اسرار الدین کے موجد ہیں اور اس علم کی سب سے پہلی تالیف انکی کتاب حجۃ اللہ البالغہ ہے ۔ حسن قبول اس کا نام ہے کہ حکومت سودان نے کلیۃ غوردون (گارڈن کالج) واقع خرطوم کے نصاب درس میں اس کو داخل کیا ہے اور سررشتہ تعلیم نے اس کے پڑہانے کی خاص طور پر سفارش کی ہے ۔

رومیہ ۔ مسلمانوں نے اپنے بزرگوں کی قدر نہ کرنیکا اختیار ہے لیکن یورپ کو انکی پایہ شناسی میں ذرا بہی دریغ نہیں ۔ اہل رومیہ حال میں سلطان صلاح الدین فاتح بیت المقدس کے نام پر ایک کلب کا افتتاح

انوار احمدیہ مشین پریس قادیان میں شیخ یعقوب علی تراب احمدی کے اہتمام سے چہپکر شایع ہوا ۔